16 جنوری 2013ء

بینک چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کی بینکاری
ضروریات پوری کرنے کے لیے جامع حکمت عملی ترتیب دیں: گورنر اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے بینکوں کی اعلیٰ انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (SMEs) کی بینکاری ضروریات پوری کرنے کے لیے زیادہ ٹھوس اور جامع حکمت عملی ترتیب دیں۔ آج کراچی میں لرننگ ریسورس سینٹر میں اسٹیٹ بینک اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کے زیر اہتمام 'ایس ایم ای بینکنگ' کے موضوع پر راؤنڈ ٹیبل سے اپنے کلیدی خطاب میں انہوں نے کہا کہ اس عمل سے ایس ایم ای کے صارفین کے لیے بہتر بینکاری حل فراہم ہوسکیں گے۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس راؤنڈ ٹیبل کے شرکا ایس ایم ای سیکٹر کو قرضوں کی فراہمی میں اضافے کا رضاکارانہ عزم لے کر نکلیں گے۔ یہ دانشمندانہ فیصلہ بینکاری سیکٹر اور معیشت دونوں کے مفاد میں ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ ایس ایم ای کی ترقی کسی ملک کی معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے، پاکستان میں ایس ایم ای سیکٹر کا مجموعی ملکی پیداوار (GDP) میں 30 فیصد حصہ ہے، غیر زرعی ورک فورس کے 70 فیصد سے زائد افراد اسی سے وابستہ ہیں اور یہ شعبہ 25 فیصد برآمدی آمدنی پیدا کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک میں روزگار پیدا کرنے اور غربت میں کمی کرنے کے حوالے سے یہ سیکٹر زبردست مواقع رکھتا ہے۔ اس لیے اسٹیٹ بینک پاکستان میں مالی شمولیت (Financial Inclusion) میں اضافہ کرنے کے وسیع تر ایجنڈے کے تحت ایس ایم ای فنانس کو فروغ دینے کے لیے سرگرم ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایس ایم ای اداروں کی فنانس تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں دونوں کو فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسٹیٹ بینک نے قرضوں تک ایس ایم ای سیکٹر کی رسائی بہتر بنانے کی غرض سے کئی اہم اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کے لیے خصوصی پروڈنشل ریگولیشنز تشکیل دینا، ان اداروں کے لیے ری فنانس اسکیمیں متعارف کرانا، چھوٹے اور دیہی اداروں کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم اور کلسٹر ڈیولپمنٹ سروسز شامل ہیں۔

جناب یاسین انور نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کے تکنیکی تعاون اور استعدادکاری (capacity building) کے ذریعے بینکوں کی بھی مدد کر رہا ہے جس میں ایس ایم ای اداروں کو قرضہ دینے کے حوالے سے حکمت عملی کی تیاری، پراڈکٹ کی تیاری، رسک مینجمنٹ اور انسانی وسائل کی ترقی وغیرہ جیسے امور کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس ایم ای بینکاری کے فروغ کی غرض سے استعداد بڑھانے کے لیے فی الحال بینک الفلاح لمیٹڈ کو تعاون فراہم کیا جا رہا ہے، درمیانے درجے کے بہت سے دوسرے بینکوں کو بھی آئی ایف سی کے اس نوعیت کے تکنیکی تعاون سے مستفید کرنے پر غور وخوض جاری ہے۔ آئی ایف سی کا متعدد بینکوں کے ساتھ براہ راست رابطہ ہے۔ امید ہے کہ منصوبے میں مالی اداروں کی شرکت سے ایس ایم ای اداروں کو قرضوں کی فراہمی میں پھر تیزی آئے گی اور یہ دوسرے مالی اداروں کے لیے بھی نمونہ بنے گا جو دیکھ سکیں گے کہ ایس ایم ای اداروں کو قرضہ دینا نفع بخش کاروبار ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ پاکستان میں ایس ایم ای سیکٹر کی بے پناہ اہمیت کے باوجود یہ شعبہ بڑی حد تک مالی نیٹ ورک سے باہر ہے، جس کی عکاسی گذشتہ برسوں میں ایس ایم ای فنانس میں کمی کے رجحان سے ہوتی ہے۔ بینکوں کے مجموعی قرضوں میں اس کا حصہ جون 2007ء میں 16 فیصد تھا جو کم ہو کر جون 2012ء میں صرف 8 فیصد رہ گیا۔

یاسین انور نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے نشاندہی کی کہ ایس ایم ایز کے لیے بینکوں کا قرضہ گذشتہ چار برسوں میں 2007ء کے 437 ارب روپے سے کم ہو کر جون 2012ء میں 248 ارب روپے رہ گیا ہے۔ انہوں نے مالی صنعت پر زور دیا کہ وہ مارکیٹ کو درپیش چیلنجز پر قابو پانے نیز اقتصادی حالات کی گردش کو مدنظر رکھتے ہوئے ایس ایم ایز کی ترقی کے لیے حکمت عملیاں تشکیل دیں۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ بینک ایس ایم ایز سے متعلق روایتی بینکاری طرز فکر کو تبدیل کرتے ہوئے اپنی توجہ ضروریات سے ہم آہنگ اور مختلف قسم کی مالی پراڈکٹس اور خدمات کی فراہمی پر مرکوز کریں۔

راؤنڈ ٹیبل اجلاس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس میں ان تمام بینکوں کی نمائندگی ہے جن کا ملک میں ایس ایم ای کے مجموعی قرضوں میں 90 فیصد سے زائد حصہ ہے۔ آج ہونے والی کارروائی کے دو مقاصد ہیں۔ پہلا، ایس ایم ای سیکٹر کو درپیش مسائل کا جائزہ لینا اور دوسرا، دنیا بھر میں قرض دینے والے اداروں میں رائج بعض کامیاب حکمت عملیوں اور ایس ایم ای بینکاری کے ماڈلز کو سیکھنا اور ان پر غور وخوض کرنا۔

☆☆☆